تخریج شدہ

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر: 24

گانے باجے کی ہولناکیاں

اس رسالے میں۔۔۔

بد نصیب دولہا
دنیا کا پہلا گویّا کون؟
ڈھولوں کا انبار
عبرت انگیز حکایت
کفریہ اشعار
تجدید ایمان کا طریقہ
تجدید نکاح کا طریقہ

پیشکش: شہزادۂ عطار حاجی احمد عبید رضا عطاری دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
4021389-90-91
2201479 _ 2314045-2203311
www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

گانے باجے کی ہولناکیاں مع گانوں کے کُفریہ اَشعار

شیطان لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے

اِنْ شَاءَاللہ عزوجل آپ اپنے دِل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۵،۶،۷ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ عبید الرضا ابن عطار عفی عنہ﴾

دُرود شریف کی فضیلت

تِرمذی شریف میں ہے، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے، 'بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زِیادہ دُرود بھیجے۔' (جامع ترمذی، حدیث ۴۸۴ ج ۲ ص ۲۷ دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

قبرستان کی خوفناک آواز

حضرتِ علّامہ جلال الدین سُیُوطی الشّافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرحُ الصُّدور میں نقل فرماتے ہیں، ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات کو ناچ رنگ کی محفل قائم کی۔ لوگ ناچ کود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرِستان کا سناٹا چیرتی ہوئی ایک گرجدار آواز گونج اٹھی وہ خوفناک آواز ان دوعَرَبی اشعار پر مشتمل تھی:۔

یَا اَھْلَ لَذَّۃِ لَھْوٍ لَا تَدُوْمُ لَھُمْ اِنَّ الْمَنَایَا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ مَنْ رَأَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ اَمْسٰی فَرِیْدًا مِنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبًا

یعنی اے ناپائیدار ناچ رنگ کی لذّتوں میں مُنْہَمِک ہونے والو! موت تمام کھیل کود کو ختم کر دیتی ہے، بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذتوں میں غافل تھے موت نے انہیں اپنے اہل و عِیال سے جدا کر دیا!

راوی کہتے ہیں، خُدا عزوجل کی قسم! چندہی دنوں کے بعد دولہا کا انتِقال ہوگیا۔ (شرح الصُّدور مطبوعہ بیروت ص ۲۱۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

آہ! موت کی آندھی آئی اور ٹھٹھہ مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سنگیت کی مسحور کُن دُھنوں، چٹکلوں اور، شادمانیوں اور مسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک! تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک!

اِس حِکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہو کر گانے باجے کی دُھنوں پر خوشی کے نعرے بلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ آیئے! اِسی سے ملتا جلتا ایک عبرتناک واقِعہ آپ کے گوش گزار کروں۔ چنانچہ

بدنصیب دولہا

کہتے ہیں، پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک نوجوان کی شادی کے سلسلے میں رات کو فنکشن ہو رہا تھا۔ کیا پڑوسنیں اور کیا خاندان کی عورَتیں، سب نے شرم وحیا کی چادَر اُتار ڈالی تھی اور فلمی گیت کی دُھنوں پر خوب طوفانِ بدتمیزی برپا تھا۔ اتنے میں ماں کے پاس آ کر دولہا کہتا ہے، میری ماں پیاری ماں! کل میری شادی ہے، خوشی کا موقع ہے۔ میری خواہش ہے تو بھی ناچ۔ ماں چونک کر بولی، ارے بیٹا! یہ تو چھوکریوں (یعنی لڑکیوں) کا کام ہے میں اب اس عمر میں کہاں ناچوں گی! لیکن بیٹے نے بازو تھام کر ماں کو باصرار کھینچا اور رِنگ میں اُتار دیا۔ ہر طرف ہنسی کا فوّارہ اُبل پڑا، طبلہ پر تھاپ پڑی اور بڑھی ماں بھی اپنے بے تکے انداز میں ہاتھ پیر ہلاتے ہوئے ناچنے کے انداز میں اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہرہ کرنے لگی۔ اس طرح رات گئے تک اُدھم بازی ہوتی رہی، آخر کار تھک ہار کر سب سو گئے۔ دِن نکل آیا، آج شادی ہے، بینڈ باجوں کے ساتھ بارات جانے والی ہے، گھر کا کوئی فرد دُولہا میاں کو جگانے ان کے کمرے میں آیا۔ آوازیں دیں مگر دولہا میاں اُٹھ نہیں رہے۔ اَوہو! ایسی بھی کیا تھکن ہے، بارات تیار ہے اور دولہے میاں کی نیند ہی پوری نہیں ہو چکتی۔ یہ کہہ کر آنے والے نے دولہا کو جب زور سے ہلایا تو اُس کے مُنہ سے چیخ نکل گئی، گھر کے لوگ دوڑے دوڑے آئے۔ آہ! **بدنصیب دولہا** رات بھر ناچنے اور نچوانے کے بعد موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا۔ چیخ و پکار مچ گئی، خوشیوں بھرا گھر ایک دَم ماتم کدہ بن گیا۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے جہاں ہنسی کے فوّارے اُبل رہے تھے وہاں آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے۔ ابھی جہاں قہقہوں کا زور تھا وہاں اب واوَیلا کا شور ہے۔ خوشیوں اور شادکامیوں کا گلا گھونٹ دیا گیا۔ ہر شخص تصویرِ غم بنا ہوا ہے۔ غَسّال نے آ کر نہلایا، کفنایا، آہ وفُغاں کے شور میں لوگوں نے **بدنصیب دولہا** کا جنازہ اٹھایا۔ کافور کی غمگین خوشبو نے فَضاء کو مزید سوگوار بنا دیا۔ پھولوں سے سجی ہوئی کار میں سُوار ہونے کے بجائے، گلوں کے انبار سے لدے ہوئے جنازے کے پنجرے میں لیٹا ہوا **بدنصیب دولہا** لوگوں کے کندھوں پر سُوار ہو کر ویران قبرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے، آہ! **بدنصیب دولہا** کو خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے، بجلی کے قُمقُموں سے دمکتے ہوئے حجرۂ عُروسی کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی تنگ و تاریک قبر میں اُتار دیا گیا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک! تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! یہ خوشیاں عارضی ہیں، موت یقینی ہے۔ جس نے یہاں خوشیوں کا گنج پایا اُسے موت کا رنج ضَرور ملا۔ آہ!

قبر میں میّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

بے ہُودہ رسمیں

افسوس! صَد افسوس! آج کل شادی جیسی میٹھی میٹھی سُنّت بہت سارے گناہوں میں گِھر چکی ہے۔ بے ہودہ رَسومات اس کا جُزوِ لاَ یُنفَک بن چکی ہیں، معاذَ اللہ عزَّ وجلّ حالات اس قدر اَبتر ہو چکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کرلئے جائیں اُس وقت تک اب شادی کی سنّت ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ مثلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اس میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے مردوں اور عورتوں کی مخلوط دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورتوں میں غیر مرد گُھس کر کھانا بانٹتے، خوب وِڈیو فلمیں بناتے ہیں۔ شوقیہ تصویریں بنانے اور بنوانے والوں کو عذابِ خداوندی سے ڈر جانا چاہئے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت نَقل کرتے ہیں، رسول اللہ عزَّ وجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ’’ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اور ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی اللہ عزَّ وجلّ ایک مخلوق پیدا کرے گا جو اسے عذاب کریگی۔‘‘ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ نصفِ اوّل ص ۱۴۳ مکتبۂ رَضویہ بابُ المدینہ کراچی) آہ! شادیوں میں خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ خاندان کی جوان لڑکیاں خوب ناچتیں، گاتیں اُودھم مچاتی ہیں۔ اِس دَوران مَرد بھی بلا تکلف اندر آتے جاتے ہیں۔ مرد اور عورَتیں جی بھر کر بد نگاہی کرتے ہیں، خوب آنکھوں کا زِنا ہوتا ہے، نہ خوفِ خُدا عزَّ وجلّ نہ شرمِ مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سنو سنو! رسول اللہ عزَّ وجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ’’آنکھوں کا زِنا دیکھنا اور کانوں کا زِنا سننا اور زَبان کا زِنا بولنا اور ہاتھوں کا زِنا پکڑنا ہے۔‘‘ (مسلم شریف، ج ۲ ص ۳۳۶ افغانستان) یاد رکھئے! غیر مَرد غیر عورَت کو دیکھے یا غیر عورت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے یہ حرام ہے اور دونوں کیلئے یہ جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

کیل ٹھکی ہوئی آنکھیں اور کان

نامحرم عورتوں کو دیکھنے والے مردوں اور نامحرم مردوں کو بشہوت دیکھنے والی عورتوں کو اپنی کمزوری اور ناتوانی پر ترس کھاتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے عذاب سے خوب ڈرانا چاہئے! شرحُ الصُّدور میں بیان کردہ ایک طویل حدیث میں سلطانِ دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمانِ عبرت نشان ہے، "پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ دَرْیافت کرنے پر معلوم ہوا یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو آپ نہیں دیکھتے اور وہ سنتے ہیں جو آپ نہیں سنتے۔" (شرحُ الصُّدور، ص ۱۷۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

لرز اُٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھو! اور گھبرا کر رَحمت والے پروردگار عزوجل کے حضور توبہ کر کے اس سے رَحمت کی بھیک مانگ لو۔ آہ! وہ نازک بندہ جس کی آنکھ میں معمولی غُبار پڑ جائے تو بے قرار ہو جائے، اگر لال مرچ کا ذرّہ پڑ جائے تو تڑپ کر رہ جائے۔ اپنی ہی اُنگلی لگ جائے تو بلبلا اُٹھے۔ ہائے مسلمانو! وہ نازک آنکھ! جو نہ دُھواں برداشت کر سکے، نہ پیاز کاٹتے وقت اُٹھتے ہوئے بُخارات سہ سکے، اگر نامحرم عورتوں کو دیکھنے کے سبب، یا لذّت کے ساتھ اَمْرَدوں کو تاڑنے کے باعث، یا T.V اور V.C.R پر فلموں، بلکہ T.V پر خبریں سنانے والی عورتوں، اخبارات میں فلمی اشتہارات، عورتوں کی تصویریں، سُوئمنگ پُول، ساحلِ سُمندر یا نہروں میں تیرنے والوں، فٹبال یا ہاکی کے کِھلاڑیوں، وَرزِش کرنے والوں، کُشتی لڑنے والوں، باکسنگ کرنے والوں یا کبڈّی کھیلنے والوں کے کھلے ہوئے گھٹنے یا کھلی ہوئی رانوں کو دیکھنے کے جُرم میں اگر آنکھوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے تو کیا ہوگا! اسی طرح اسلامی بہنیں بھی غور کریں کہ اگر غیر مردوں کو بشہوت دیکھنے کے سبب خواہ وہ پھوپھا، خالو، بہنوئی، دیور و جیٹھ، چچازاد، تایازاد، خالہ زاد اور پھوپھی زاد ہی کیوں نہ ہو، اخبارات میں مردوں کی تصاویر دیکھنے کے سبب اور V.C.R اور Inter Net پر فلمیں ڈِرامے دیکھنے یا T.V پر خبریں سنانے والے غیر مَردوں کی تصویروں کو دیکھنے کے سبب اگر ان کی آنکھوں میں کیلیں ٹھونک دی گئیں تو کیا کریں گی!

فلم دیکھے اور جو گانے سنے — کیل اس کی آنکھ، کانوں میں ٹھکے
فلم بین کی آنکھ میں دوزخ کی آگ — ہوگی بعدِ موت تو ٹی۔وی سے بھاگ
چھوڑ دے ٹی۔وی کو وی۔سی۔آر کو — کر دے راضی ربّ کو اور سرکار کو
بینڈ باجوں سے تُو کوسوں دور بھاگ — کہ کہیں دوزخ کی کھا جائے نہ آگ
مت بَجاؤ بھائیو! تم تالیاں — اِس طرح کی چھوڑ دو نادانیاں
کر لے توبہ رب عزوجل کی رَحمت ہے بڑی — قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

نافرمانی کی نُحُوست

فلمی ریکارڈنگ کے بغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے، واہ صاحِب ! اللہ عزّ وجلّ نے پہلی بچّی کی خوشی دِکھائی ہے اور گانا باجا نہ کریں، بس جی خوشی کے وقت سب کچھ چلتا ہے۔ (معاذَ اللہ عزّ وجلّ) ارے نادانو! خوشی کے وقت اللہ عزّ وجلّ کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ خوشیاں طویل ہوں، نافرمانی نہیں کی جاتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نافرمانی کی نُحوست سے اِکلوتی بیٹی دُلہن بننے کے آٹھویں دن رُوٹھ کر میکے آبیٹھے اور مزید آٹھ دن کے بعد تین طلاق کا پَرچہ آپہنچے اور ساری خوشیاں دھول میں مل جائیں، یا دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھماچوکڑی میں بیاہی ہوئی دُلہن ۹ ماہ کے بعد پہلی ہی زچگی میں موت کے گھاٹ اُتر جائے۔ آہ! صد ہزار آہ!

محبت خُصومات میں کھو گئی یہ اُمّت رُسومات میں کھو گئی

شادی کی خوشی میں گانے بجانے کا گناہ کرنے والو! کان کھول کو سنو! حدیثِ پاک میں ہے، 'دو آوازوں پر دُنیا و آخِرت میں لعنت ہے، (۱) نِعمت کے وَقت باجا (۲) مصیبت کے وقت چِلّانا۔ (کنز العمال حدیث ۴۰۶۵۴ ج ۱۵ ص ۹۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

روتا ہوا جہنّم میں داخِل ہو گا

افسوس! اب مسلمانوں کے ضمیر مُردہ ہوتے جارہے ہیں، غیرت کی آنکھوں پر جَہالت کے پردے پڑ گئے۔ حیا کا جنازہ نکل گیا، گناہوں پر ندامت کے بجائے اِظہارِ مُسرّت کیا جارہا ہے۔ ناچ گانے کا گناہ اِس قدر عام ہو گیا کہ اب بچہ بچہ اس کا شیدا ہوا جارہا ہے۔ T.V پر رات دِن فلمیں اور رقص کے بھونڈے مناظِر دیکھنے کے سبب چھوٹے چھوٹے بچے گلی کوچوں میں ناچتے اور ٹانگیں تِھرکاتے ہوئے نظر آرہے ہیں، ماں باپ ڈانٹنے کے بجائے خوش ہوتے حوصلہ افزائی کرتے ہیں، شادیوں کے بے ڈھنگے فنکشن میں بھی جب بھنگڑا ڈالا جاتا ہے، یا غیر اَخلاقی اور غیر اِسلامی لطیفے سنائے جاتے ہیں، غافِل لوگ زور زور سے قہقہے لگاتے داد و تحسین کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ اس رِوایت کو بار بار اپنے کانوں پر دُہرایئے! حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے، ''جو ہنس ہنس کر گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنم میں داخِل ہوگا۔'' (مُکاشفۃ القلوب ص ۶۷۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

گناہوں کے سُمُندر میں غوطہ لگاتے ہوئے غفلت سے ہنسنے ہنسانے والوں، بات بات پر قہقہہ لگانے والوں کو یہ سُن کر رو پڑنا چاہیے کہ خزائنُ العرفان میں ہے، حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت خانہ سے باہر تشریف لائے تو مسلمان کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا، تم ہنستے ہو! ابھی تک تمہارے ربّ عزّ وجلّ کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازِل ہوئی:۔

الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لِذکر اللّٰہ ومَا نزَل من الْحقّ

ترجمۂ کنز الایمان : کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ عزوجل کی یاد اور اس حق کے لئے جو اترا۔

صحابۂ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس ہنسی کا کفّارہ کیا ہے؟ فرمایا، ’’اتنا ہی رونا۔‘‘ (پ ۲۷، سورۃُ الحدید کی ۱۶ ویں) اس آیتِ مقدّسہ میں اُترنے والے حق میں مُراد قرآنِ کریم ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ ربُّ العزّت اور اس کے پیارے حبیب نبیِّ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب غفلت کے ساتھ ہنسنا بھی پسند نہیں تو ناچ گانوں کی دھما چوکڑی کس قدر ناپسند ہوگی! بہر حال ربِّ ذُوالجلال عزوجل کی رَحمت بہت بڑی ہے جلدی جلدی توبہ کرلیجئے۔

کرلے توبہ رب عزوجل کی رَحمت ہے بڑی   قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

خوش اَلحان گوَیّا

حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز کوفہ کے قریب کسی مقام سے گزر رہے تھے، ایک گھر کے پاس زاذان نامی مشہور گویا نہایت ہی سُریلی آواز میں گارہا تھا اور کچھ اَوباش لوگ شراب کے نشے میں مست گانے باجے کی دُھن پر جھوم رہے تھے۔ حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کتنی پیاری آواز ہے اگر یہ آواز قراءتِ قرآنِ پاک کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی۔ یہ فرما کر اپنی مبارَک چادر اُس گوَیّے کے سر پر ڈالی اور تشریف لے گئے۔ زاذان نے لوگوں سے پوچھا، یہ کون صاحِب تھے؟ لوگوں نے بتایا، مشہور صحابی حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پوچھا انہوں نے کیا فرمایا؟ کہا، فرمارہے تھے، کتنی پیاری آواز ہے اگر یہ آواز قراءتِ قرآنِ پاک کیلئے استِعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی۔ یہ سُن کر اس پر رِقّت طاری ہوگئی وہ اٹھا اور اُٹھ کر اس نے اپنا باجا اِس زور سے زمین پر دے مارا، باجے کے پرخچے اُڑ گئے، پھر روتا ہوا حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوگیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو گلے سے لگالیا اور خود بھی رونے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس نے اللہ ربُّ العزّت عزوجل سے مَحَبّت کی میں اس سے کیوں محبت نہ کروں! زاذان نے گانے باجے سے توبہ کر کے حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صُحبت اختیار کرلی اور قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کی اور علومِ اسلامیہ میں ایسا کمال حاصل کیا کہ بہت بڑے امام بن گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اللہ عزوجل کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نگاہِ صحابی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے؟ اللہ کے رسول عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک اَن پڑھ گویّے پر پڑگئی تو اُس کو درجۂ وِلایت واِمامت پر سرفراز کردیا۔ جب صحابی کے یہ شان ہے تو شانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا عالم ہوگا !

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم کیا ہوگا

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

آلاتِ موسیقی توڑ ڈالو !

پیارے پیارے اسلامی بھائیو ! حضرتِ سیِّدنا زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہالت کی وادیوں میں بھٹک رہے تھے اور گانا بجانا ان کا محبوب مشغلہ تھا، جب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظرِ فیض اثر پڑی، ان کے دِل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا اور انہوں نے آلۂ موسیقی کو اُسی وقت توڑ پھوڑ ڈالا اور گانے بجانے سے سچی توبہ کرلی۔ واقِعی موسیقی کے جملہ آلات توڑنے پھوڑنے ہی کے لائق ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، 'مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔' (فردوسُ الاخبار حدیث ۱۶۱۲ ج ۱ ص ۴۸۳ دارالکتاب العربی بیروت)

دُنیا کا سب سے پہلا گَویّا کون ؟

آیئے! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ گانے باجے کس کی ایجاد ہے اور گانے باجے کے شائقین کس کے نقشِ قدم پر ہیں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علیٰ نَبِینا وعَلیہِ الصّلوٰۃ والسّلام نے جب شجرِ ممنوعہ میں سے کھایا تو شیطٰن نے خوش ہوکر گانا گایا، نیز جب حضرت سیّدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علیٰ نَبِینا وعَلیہِ الصّلوٰۃ والسّلام کی وفاتِ ظاہری ہوئی اُس وقت شیطٰن اور (سیّدنا آدم علیہ السلام کا بدنصیب بیٹا) قابیل (جس نے حسد کی وجہ سے اپنے بھائی حضرت سیدُ نا ھابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرکے دُنیا میں سب سے پہلا قتل کی واردات کی تھی وہ) دونوں بہت خوش ہوئے چنانچہ ایک جگہ دونوں جمع ہوئے اور ڈھول اور دیگر آلاتِ موسیقی کے ذریعے خوب گانا بجا کر خوشی کا اِظہار کیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد شیطٰن ملعون ہے اور گانے باجے سننا سنانا شیطٰن کے نقشِ قدم پر چلنا ہے اور مسلمانوں کو شیطٰن کے نقشِ قدم پر چلنے کی مُمانَعت کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تبارَک وتعالیٰ پ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

یایھا الّذین اٰمنوا ادخلوا فی السّلم کافۃ ولاتتبعوا خطوٰت الشّیطٰنِ ط انہٗ لکم عدو مبیِن

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، وَلیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِدِ دین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعَت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیروبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن، کنزالایمان میں اس کاتَرجمہ یوں کرتے ہیں،

'اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطٰن کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھُلا دشمن ہے۔'

لاشوں کا انبار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآنِ پاک شیطٰن کو ہمارا کھُلا دشمن قرار دے رہا ہے یہ مرْدُود آگ سے بنا ہے اور اسے اللہ عزوجل کے نیک بندوں سے حسد کی آگ جلاتی رہتی ہے۔ حضرت سیّدنا داتا علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کردہ ایک رِوایت کا خلاصہ ہے، 'اللہ عزوجل نے حضرت سیّدنا داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی۔ آپ علیہ السلام کی خوش الحانی سے پہاڑ وَجد میں آجاتے، پرندے اُڑتے اُڑتے گِر پڑتے، چرندے اور دَرندے آواز سن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرخت جھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچے رونا اور دُودھ مانگنا ترک کردیتے، آپ کی پُرسوز آواز سے بعض اوقات انسانوں کی روحیں پرواز کرجاتیں۔ ایک بار آپ کی پرسوز آواز سن کر سو عورتیں وفات پاگئیں۔ شیطٰن آپ کے اس اندازِ تبلیغ سے بہت پریشان تھا۔ آخِرکار اس نے بانسری اور طنبورہ بنایا اور خوب گانا بجانا کیا۔ اب لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے جو سعادتمند تھے وہ حضرت سیّدُنا داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پُرسوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطٰن کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہوگئے۔ (کشفُ المحجوب مترجم ص ۷۴۰ اور ۷۴۱)

گانے باجے شیطٰن ہی کی ایجاد ہے، تفسیراتِ احمدیہ کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'شیطٰن نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔' (تفسیراتِ احمدیہ، ص ۶۰۱)

بَہرکیف گانے باجوں میں دلچسپی رکھنا یہ شیطٰن اور اس کے پیروکاروں کی صِفَت ہے جبکہ سعادتمند مسلمان فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں سے دُور ہی رہتے ہیں اگر کبھی اس طرح کے کسی فنکشن میں پھنس بھی جاتے ہیں تو اللہ عزوجل کی مدد سے بچ کر نکل آتے ہیں۔ چُنانچہ

حیرت انگیز حِکایت

حضرتِ سیِّدنا داتا علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدنا ابوالحارث بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، ایک رات کسی نے میرے دروازے پر دستک دی اور کہا، مُتلاشیانِ حق کی جماعت آپ کے دِیدار کی مُنتظر ہے اگر قدم رنجہ فرمادیں تو کرم ہوگا۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ہولیا کچھ ہی دیر کے بعد ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے تھے۔ ایک بوڑھا شخص جوان کا سردار معلوم ہوتا تھا اس نے میری بہت عزّت کی اور بولا، اگر اجازت ہو تو چند اشعار سُن لیئے جائیں، میں نے اجازت دیدی۔ دو آدمیوں نے نہایت ہی سُریلی آواز میں عشقیہ وفسقیہ اشعار پڑھنے شروع کردیئے اور سب حاضرین مستی میں آگئے اور طرح طرح نعرے بلند کرنے لگے۔ میں وہاں سے اُٹھ گیا، میں ان کے حال پر حیران ہو رہا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو بظاہر نیک صورت میں مگر توحید ومعرفت اور حمد ونعت کے اشعار کے بجائے حُسن وعشق کے اشعار پر بے خود ہو رہے ہیں۔ اتنے میں بوڑھے نے مجھ سے کہا، اے شیخ! ذرا میرا تعارف سنتے جایئے، میں شیطٰن ہوں اور یہ سب میری ذُرِّیَّت (یعنی اولاد) ہے۔ ناچ رنگ کی محفل جمانے میں میرے دو فائدے ہیں: (۱) مجھے بہت بلند مدارِج حاصل تھے پھر دُھتکار کر نکال دیا گیا مجھے یہ صدمہ کھائے جاتا ہے لہٰذا گانے باجوں کے ذریعہ اپنا غم غلَط کرلیتا ہوں (۲) میں گانے باجوں کے ذَرِیعے بندوں کولذّتِ نفسانی میں مبتلا کرکے مزید گناہوں میں پھنساتا ہوں۔ یہ سُن کر میں فورًا وہاں سے چلدیا۔

(کشفُ المحجوب مترجم ص ۷۵۳)

گانا شہوت کو اُبھارتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ گانے باجے کی دُھنوں میں مگن ہونا گویا نشے کی طرح ہے کہ اس میں مست ہونے والا سب کچھ بھول جاتا ہے اور یہ بھی پتا چلا گانے باجے گناہوں پر اُکساتے، شَہوت بھڑکاتے اور انسان کو بے غیرت بناتے ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ علامہ جلال الدّین سُیوطی الشّافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل فرماتے ہیں، "گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔" (تفسیرِ در منثور، ج ۶ ص ۵۰۶ دارالفکر بیروت) فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، کھیل تماشوں کا شوق رکھنے والوں کو چاہئے کہ فوراً اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلیں۔ اللہ تبارَکَ وتعالیٰ پ ۲۱ سورۂ لقمان کی چھٹی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:۔ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علمٍ ق صلے ویتخذھاھزوا ط اولٰٓئک لھم عَذاب مھِین

میرے آقائے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں، "اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ عزَّ وجلّ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں ان کیلئے ذلّت کا عذاب ہے۔"

لَھوَ الحدیث کی تفسیر

میرے آقائے امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیتِ کریمہ کے جُز 'لھو الحدیث' (یعنی کھیل کی باتیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، 'حضرت سیّدنا عبداللہ ابنِ مسعود، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت سیّدنا امام حسن بصری، حضرت سیّدنا سعید بن جُبیر، حضرت سیّدنا عکرمہ، حضرت سیّدنا مجاہد، حضرت سیّدنا مکحول وغیرہم ائمّہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے اس آیتِ کریمہ میں 'لھو الحدیث' (یعنی کھیل کی باتیں) کی تفسیر غِنا اور سُرُود (یعنی موسیقی اور گانا) کے ساتھ فرمائی ہے۔ (فتاویٰ رَضَویہ، ج ۲۳ ص ۲۹۳) گانے باجے کی ہولناکیوں پر مُتعدّد احادیثِ کریمہ وارِد ہیں۔ چُنانچہ

گانا دل میں نفاق اُگاتا ھے

۱ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سالار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، شہنشاہِ ابرار، سلطانِ والاتبار، صاحبِ پسینۂ خوشبودار، سردارِ عالی وقار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'گانا اور لَھو (یعنی ہر وہ چیز جو انسان کو نیکی اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے) دِل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قَسم ہے اُس ذاتِ مقدسہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک قرآن اور ذِکرُ اللہ عزّوجل ضَرور دِل میں اِس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (فردوس الاخبار حدیث ۴۲۰۴ ج ۳ ص ۱۴۱ بیروت)

گانے والے پر شیطان کی سُواری

۲ اللہ عزّوجل کے محبوب دانائے غیوب، مُنزّہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے، اللہ عزّوجل اس پر دو شیطن مقرر فرمادیتا ہے، ان میں سے ایک شیطن ایک کندھے پر اور دوسرا شیطن دوسرے کندھے پر ہوتا ہے اور وہ دونوں شیطن اپنے پاؤں سے اُسے مارتے پیٹتے رہتے ہیں جب تک وہ خاموش نہ ہوجائے۔' (الدر المنثور ج ۶ ص ۵۰۶ دارالفکر بیروت)

گانا اللہ عزوجل کو ناراض کرتا ھے

۳ حضرتِ ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، گانا دِل کو خراب اور اللہ تبارَک وتعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیراتِ احمدیہ ص ۶۰۳ پشاور)

کانوں میں پگھلا ھوا سیسہ

۴ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، رسول اللہ عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عزّوجل بروزِ قیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔' (کنز العمال حدیث ۴۰۶۶۲ ج ۱۵ ص ۹۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

گناھوں کا انبار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ گانے باجے بجانا حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر دوسرے سن رہے ہیں تو بجانے والے پر بجانے کے ساتھ ساتھ سارے سننے والوں کا بھی گناہ۔ مثلاً ہوٹل یا پان کی دُکان یا بس میں گانے بج رہے ہیں اور پچاس افراد سن رہے ہیں تو سننے والوں کو اپنا اپنا گناہ تو ہو ہی رہا ہے مگر بجانے والے کو خود اپنے گناہ کے ساتھ ساتھ مزید پچاس افراد کے سننے کا بھی گناہ مل رہا ہے۔ جو لوگ میوزک سینٹر یا وڈیو سینٹر چلا رہے ہیں وہ صرف ایک گانے کی کیسیٹ ہی کے بارے میں غور فرمالیں کہ نہ جانے کتنے لوگ کتنی بار اُس کو سنیں گے۔ پھر اُس ایک کیسیٹ سے نہ جانے مزید کتنی کیسیٹیں ڈَب کی جائیں گی۔ آہ! بظاہر معمولی نظر آنے والے کام میں گناہوں کا کتنا بڑا انبار نظر آرہا ہے مگر افسوس! صد کروڑ افسوس خوفِ خدا عزّوجل دِل سے جاتا رہا، ذرا غور فرمایئے! ہمارے پیارے پیارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موسیقی سے کس قدر نفرت فرماتے ہیں۔ چنانچہ

موسیقی کی آواز آئے تو کیا کرے

حضرتِ سیّدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار میں حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں اُنگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں اور اس راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے، پھر دُور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا، اے نافع! کیا، تم کچھ سُن رہے ہو؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں۔ (اور) فرمایا، میں رسول اللہ عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا جو میں نے کیا۔ (ابو داؤد حدیث ۴۹۲۴، ج۴ ص ۳۰۷ دار الفکر بیروت)

ڈھول توڑنے کا حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابیٔ جاں نثار، سنّتوں کے آئینہ دار حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما موسیقی سے کس قدر **مُتَنَفِّر** تھے کہ آواز آنے پر اپنی مبارک اُنگلیاں ہی کانوں میں داخل فرمالیں اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ بھی بدل دیا! آہ! آج گانے باجے سے اگر کوئی نفرت کرتا بھی ہے تب بھی ان سنّتوں کو ادا کرنے سے محروم ہے۔ بلکہ ایسے ہوٹل، دوکان اور شادی ہال جہاں ریکارڈنگ ہو رہی ہو، T.V اور V.C.R پر فلمیں چل رہی ہوں وہاں اطمینان سے بیٹھا رہتا ہے۔ غور تو فرمایئے! حضرتِ سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اللہ عزّوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عَنِ العیوب عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔' (فردوس الاخبار حدیث ۱۶۱۲ ص ۲۸۳ دار الکتاب العربی بیروت)

میوزک سینٹر والو! ہوش کرو

مگر افسوس صد ہزار افسوس! رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دَم بھرنے والے مسلمان ڈھول اور بانسری کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں اور بغیر ڈھولکیاں بجائے ان کی شادیاں نہیں ہوسکتیں۔ موسیقی سننا سنانا تو رہا ایک طرف، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو موسیقی کے آلات کے وُجود ہی سے بیزار ہیں۔ اور افسوس صد کروڑ افسوس! آج اہلِ اسلام اپنے آپ کو سرکارِ اَنام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام بلکہ عُشّاقِ بے دام کہلانے کے باوُجود گلی گلی میوزک سینٹر کھولے ہوئے بلکہ اپنے گھر ہی کو میوزک سینٹر بنائے ہوئے ہیں۔ آہ! آج کون سی دوکان ایسی ہوگی، جہاں گانے نہ بجتے ہوں،؟ کون سا ہوٹل ایسا ہے جہاں رنگین T.V نہ رکھا ہو؟ کون سی عمارت ایسی ہے جس پر انٹینا بلکہ ڈِش انٹینا نہ لگا ہوا؟ ہائے! مسلمانوں کی بربادی! ہر طرف فلموں، ڈراموں اور گانوں باجوں کی دھماچوکڑی ہے اور مسلمان کا بچہ بچہ موسیقی کی دُھنوں پر بدمست ہوا جارہا ہے۔ انٹینا کی بات چلی تو آیئے میں آپ کو ایک عبرتناک واقِعہ سناؤں۔

دَرْدناک واقعہ

20 فروری 1999ء ایک اخبار میں کچھ اس طرح کی خبر شائع ہوئی تھی، 'لاہور میں رات آندھی اور بارش کے بعد شدید بجلی چمکی جو لاہور کے ڈیفینس کے موضع چرڑ میں کباڑی کے مکان کی چھت پر لگے ہوئے انٹینا پر گری اور اس کے تار سے ہوتی ہوئی T.V کے اندر داخِل ہوگئی جس سے T.V کا اسکرین ایک دھماکے کے ساتھ پھٹا اب بجلی اس سے نکل کر قریب ہی سوئی ہوئی خاتون پر حملہ آور ہوئی، اُس نے چیخ و پکار مچادی اُس کا شوہر بچانے کیلئے دوڑا مگر وہ بھی بجلی کی لپیٹ میں آگیا پھر وہ بجلی دیوار سے ٹکرا کر روشندان سے باہَر نکل گئی۔ کباڑی جل کر انتِقال کرگیا اس کی بیوی کو زخمی حالات میں ہسپتال میں داخِل کردیا گیا۔'

اللہ عزّوجل ہماری اور وہ دونوں مسلمان ہوں تو ان کی بھی مغفِرت فرمائے۔ امین بِجاہ النّبی الْاَمین صلی اللہ علیہ وسلم

اسلامی بھائیو! کیسی عبرتناک موت ہے!

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے — جو آباد تھے وہ مکان اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

کُفریہ اشعار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! یاد رکھئے! فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اب تو فلمی گیت لکھنے اور گانے والے اتنے بدلگام ہوگئے ہیں کہ انہوں نے ربّ کائنات، خالقِ ارض وسمٰوٰت عزّ وجل پر بھی اعتراضات شروع کر دیئے ہیں۔ اپنی دوکانوں اور ہوٹلوں میں گانے بجانے والوں، اپنی بسوں اور کاروں میں فلمی گیت چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ کر کے بستروں پر سسکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسائیوں کی آہیں لینے والوں، بے سوچے سمجھے گانے گنگنانے والوں کی خدمت میں دعوت ہے ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطٰن نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اور کس قدر عیاری کے ساتھ تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں اپنا ساتھی بنانے کیلئے سازو آواز کے جادُو کا جال بچھا ڈالا ہے۔ میرا دِل گھبراتا ہے، زَبان حیا سے لڑکھڑاتی ہے مگر ہمّت کر کے اُمّتِ مسلمہ کی بہتری کیلئے آج کل گانوں میں بولے جانے والے نوکفریہ اشعار نُمونۃً پیش کرتا ہوں:۔

(1)

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے   خُدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

معاذَ اللہ عزّ وجل اس شعر میں کہا گیا ہے ، خدا عزّ وجل بھی نہ جانے یہ بات صَریح کُفر ہے۔

(2)

خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا   مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اس شعر میں معاذَ اللہ عزّ وجل کم از کم پانچ کفریات ہیں۔

(۱) جب دیکھتا ہوگا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عزّ وجل ہر وقت نہیں دیکھتا (۲) اس بے حیا کے محبوب کو اللہ عزّ وجل نے نہیں بنایا (۳) کس نے بنایا یہ بھی اللہ عزّ وجل کو نہیں معلوم (۴) سوچتا ہوگا

(۵) خدا عزّ وجل آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ مکان اور سَمت سے پاک ہے۔

(3)

ربّ نے مجھ پر ستم کیا ہے   سارے جہاں کا غم مجھے دیدیا ہے

اس شِعر میں یہ بات کُفر ہے، ربّ عزّ وجل نے مجھ پر ستم کیا ہے معاذَ اللہ عزّ وجل گانے والا اللہ عزّ وجل کو ظالم ٹھہرا رہا ہے۔ اللہ عزّ وجل کو ظالم کہنا صَریح کُفر ہے۔

(4)

پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا — بڑی بھول ہوئی ارے ہم نے یہ کیا سمجھا یہ کیا جانا

اس شعر میں پتھر کے بت کو معاذ اللہ عزوجل خدا مانا گیا ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

(5)

تجھ کو دی صورت پری سی دِل نہیں تجھ کو دیا — ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا

اس شِعر میں اللہ عزوجل کو معاذ اللہ عزوجل ظالم کہا گیا ہے جو کہ قطعی یقینی کفر ہے۔

(6)

جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا — او میرے ربا ربا رے ربا یہ کیا غضب کیا

اس شِعر میں دو کفر ہیں، (۱) جس کو لڑکی بنانا تھا لڑکا بنا دیا۔ یہ اللہ عزوجل پر اعتراض کی وجہ سے کفر ہے (۲) پھر اس کو غضب یعنی ظلم کہنا دوسرا کفر۔

(7)

خدا تراش لیا اور بندگی کرلی! — اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا

اس شعر میں، خدا تراش لیا اور بندگی کرلی۔ میں دو کفر ہیں۔ (۱) مخلوق کو خدا کہنا (۲) پھر اس کی بندگی کرنا یعنی عبادت کرنا۔

(8)

قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں! — میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں

اس شعر میں **غیر خدا کو خدا** کہہ دیا جو کفر ہے۔

(9)

پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے — کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے

اس شعر میں پتھر کے بُت کی پوجا کی تمنا اور رغبت کا اظہار ہے جو کہ کھلا کفر ہے۔

ایمان برباد ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ابھی میں نے کفریات پر مبنی جو اشعار نُمونۃً پیش کئے ان میں سے جس نے ایک بھی شعرِ دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سُنایا گایا وہ اِسلام سے خارِج ہو کر کافر و مُرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس شِعر میں جو کفر ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلِمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامِعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ اس نے یہ اشعار دلچسپی کے ساتھ گائے سنے اور پڑھے ہیں یا نہیں مگر بس یوں ہی فِلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو وہ بھی احتیاطاً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدیدِ بیعت اور تجدیدِ نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔ تفسیرِ مدارِک ج ۳ ص ۱۴۲ پر ہے، جس کو یہ وَہم ہو کہ مجھے توبہ کی حاجت نہیں اس کو تو سب سے زِیادہ توبہ کی ضَرورت ہے۔

تجدید ایمان کا طریقہ

اب میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے ایمان لانے کا طریقہ عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دِل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضَروری ہے صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں۔ مثلاً کسی ایک نے کُفر بک دیا اُس کو دوسرے نے اس طرح توبہ کروادی کہ اُس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں کُفر کیا ہے جس سے میں توبہ کر رہا ہوں اس طرح توبہ نہیں ہو سکتی۔ بہر حال جس کفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہو گی جبکہ دِل میں اُس کفر سے بیزاری ہو جو کفر سرزد ہوا اُس کا تذکرہ بھی ہو، مثلاً گانے کے اس کفریہ مصرعے 'خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے' سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہے:۔ یااللہ عزوجل میں نے یہ کفر بک دیا کہ 'خدا بھی نہ جانے' اس سے توبہ کرتا ہوں، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم 'اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں'

اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہو گئی اور تجدید ایمان بھی۔ اگر یہ یاد نہ ہو کہ کیا کیا کفریات بکے تو کہیں، 'یااللہ عزوجل مجھ سے جو جو کفریات ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں' پھر کلمہ پڑھ لیں، اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجمہ دوہرانے کی حاجت نہیں۔

اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کوئی کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہیں:۔

'یااللہ عزوجل مجھ سے اگر کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیں۔

مَدَنی مشورہ ﴿ روزانہ ہی سونے سے قبل دو رَکعت نمازِ توبہ اور احتیاطی توبہ و تجدید ایمان کر لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! معاذَ اللہ عزوجل جس کا کفر پر خاتمہ ہوا، وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تجدیدِ نکاح کا معنیٰ ہے، 'نئے مہر سے نیا نکاح کرنا' اس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خطبہ ٔ نکاح شرط نہیں بلکہ مستَحَب ہے۔ خطبہ یاد نہیں تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف کے بعد سورۂ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی رقم مہر واجِب ہے مثلاً آپ نے 525 روپے مہر دینے کی نیت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مذکورہ چاندی کی قیمت 525 روپے سے زائد تو نہیں) تو اب کم از کم دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں آپ، عورت سے کہئے، 'میں نے 525 روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔' عورت کہے، 'میں نے قَبول کیا۔' نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر 'ایجاب' کرے اور مرد کہے، 'میں نے قَبول کیا۔' عورَت اگر چاہے تو معاف بھی کرسکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجت عورت سے مہر معاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

مَدَنی پھول جن صورتوں میں نکاح ختم ہوجاتا ہے مثلاً صریح کُفر بکا اور مرتد ہوگیا تو تجدیدِ نکاح میں مہر واجِب ہے البتہ احتیاطی تجدیدِ نکاح میں مہر کی حاجت نہیں۔ (ملخص از ردالمحتار، ج۴ ص۳۳۸، ۳۳۹)

تَنبیہ مرتد ہوجانے کے بعد اور توبہ وتجدیدِ ایمان سے قبل جس نے نکاح کیا اُس کا نکاح ہوا ہی نہیں۔

☆...☆

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۳۸ طبعۃ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نیک بننے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے باجے کی ہولناکیوں سے بچنے اور ایمان کا تحفُّظ کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے **دعوت اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا اپنا معمول بنایئے۔ تمام اسلامی بھائی زندگی میں یکمشت بارہ ماہ، ہر بارہ ماہ میں تیس دن اور ہر تیس دن میں کم از کم تین دن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی نیت فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اختِتامی دُعا کے بعد دوپہر کو، اسی اجتماع گاہ سے تیس تیس دن اور تین تین دن کے بے شمار مدَنی قافِلے سنّتوں کی تربیت کیلئے روانہ ہوں گے آپ بھی ابھی سے قافِلوں کے ساتھ سفر نیت فرمالیجئے۔ اگر آپ کو با اخلاق اور باکردار مسلمان بننے کی آرزو ہے تو میرے رسالے **"مَدَنی انعامات"** میں دیے ہوئے 72 مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی کوشش میں لگ جایئے۔ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو مزید آسان بنانے کیلئے **مکتبۃُ المدینہ** نے **مَدَنی گلدستہ** نامی کتاب شائع کی ہے اس کو ضرور حاصل کیجئے **مَدَنی گلدستہ** کا مطالعہ کرنے سے آپ کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل آسان ہوجائے گا۔ **دعوت اسلامی** کے تمام ذمّہ داران کی خدمت میں پُرسوز مَدَنی التجا ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے علاقوں میں واقعی سنتوں کی بہار دیکھنے کے تمنائی ہیں تو میرے پیش کئے ہوئے **مَدَنی انعامات** کو خود بھی اپنائیں اور اپنے علاقوں میں باقاعِدہ نافِذ بھی فرمائیں اور ان کو رائج کرنے کیلئے فی ذیلی حلقہ مَدَنی انعامات کا ایک ایک ذمہ دار مقرر فرمائیں رسالہ مدنی انعامات میں اسلامی بہنوں کے لئے 63 مَدَنی انعامات ہیں وہ بھی ان پر عمل کریں اور نگران اسلامی بہنیں بھی ہر ذیلی حلقے میں مَدَنی انعامات کی ایک ایک ذمّہ دار بنائیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے، جس نے (بلاوجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ نصف آخر ص ۷۴)